میدانِ کربلا میں صبر واستقلال

قارئین کرام : سانحہ کربلا سے جہاں یزید و ابنِ زیاد کا ظلم اظہر من الشّمس ہو گیا۔ وہاں خانوادہ رسالت کا صبر و استقلال ہر عام و خاص پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا۔ اس بارے میں سر خیلِ اہلحدیث مولانا سید داؤد غزنوی کی ایک تحریر عرصہ ہوا نظر سے گزری تھی۔ جو اپنے اندر اہلِ نظر کے لیے نصیحت و عبرت کے خزائن سموئے ہوئے ہے۔ جس میں دعوتِ فکر و عمل بھی ہے ۔ نواسئہ رسول ﷺ کے صبر و استقلال کو خوب صورت پیرایہ میں خراج تحسین بھی پیش کیا گیا ہے۔ یہ یادگار تحریر عرصہ سے کمیاب تھی۔ اب آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ پڑھیے اور خانوادہ رسالت کے صبر واستقلال کا مشاہدہ کیجئے۔

چنانچہ سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا امامِ حسین علیہ السلام کے صبر و استقلال کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

حضرت امام حسین علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھو۔ کس طرح انہوں نے سخت سے سخت مصائب کے وقت صبر و استقامت، رضا و توکل اور رجوع و انابت الی اللہ کا اسوہ حسنہ پیش کیا۔

پہلا واقعہ

سب سے پہلے سفر عراق میں جاتے ہوئے جب "زرود" مقام پر آپ پہنچے اور آپ کو اپنے چچیرے بھائی مسلم بن عقیل کے متعلق اطلاع ملی، کہ عبیداللہ بن زیاد گورنر کوفہ نے انہیں قتل کر دیا ہے۔ تو کیا آپ نے جزع و فزع کا اظہار کیا؟ نہیں بلکہ آپ نے سنا تو بار بار یہی پڑھتے رہے۔ "انا للہ و انا الیہ راجعون" اور یہی قرآن کریم نے اہلِ صبر کی تعریف

میں فرمایا ہے۔ " وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبة قالوا انا للّٰہ و انا الیه راجعون" صبر کرنے والو کو خوشخبری سنا دو۔ یہ وہ لوگ ہیں جب ان کو مصیبت پہنچتی ہے۔ تو کہتے ہیں۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

دوسرا واقعہ

جس وقت ابنِ زیاد کی بھیجی ہوئی فوجوں نے جو ہزارہا کی تعداد میں تھیں۔ آپ پر اور آپ کے رفقاء پر حملہ کے لیے اقدام کیا۔ اس وقت حضرت امام علیہ الصلوۃ و السلام کے رفقاء کی تعداد کل بہتر تھی اور دوسری طرف ہزاروں کی تعداد میں دشمن تھا۔ موت سامنے نظر آ رہی تھی۔ لیکن اس وقت بھی آپ نے صبر وتوکل اور اعتماد علی اللہ کا کیسا ثبوت پیش کیا۔ اس وقت کی دعا یہ تھی۔ "الہی ہر مصیبت میں تو ہی میرا ملجا و

ماویٰ ہے۔ ہر تکلیف میں تجھی پر اعتماد و توکل ہے۔ کتنی مصیبتیں پڑیں کہ تدبیر نے اب جواب دے دیا۔ دوست نے بےوفائی کی۔ دشمن نے خوشیاں منائیں، مگر میں نے تجھ ہی سے التجا کی، اور تُو نے ہی میری دستگیری کی۔ اور آج بھی تجھی سے التجا کی جاتی ہے۔ تو ہی احسان والا اور ہر نعمت کا مالک ہے"۔

تیسرا واقعہ

جب جنگ کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے، تو حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ و السلام اس سے چند منٹ پیشتر اپنے خیمے میں تشریف لاتے ہیں۔ حضرت زینب کو فرماتے ہیں۔ سب اہل بیت کو جمع کرو، سب حاضر ہوتے ہیں تو آپ ان سب کو مخاطب کر کے یہ وصیت فرماتے ہیں۔

" اوصیکن اذا انا قتلت فلا تشققن علی جیبا ولا تلطمن علی خدا ولا تخدشن علی وجھا"

میں تمھیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میں جس وقت دشمن کے ہاتھوں قتل کر دیا جاؤں، تو تم نے میرے ماتم میں نہ گریبان چاک کرنا، نہ اپنے رخساروں پر طمانچے مارنا، نہ اپنے منہ کو زخمی کرنا

چوتھا واقعہ

جس وقت حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام میدانِ کربلا میں قاسم بن حسن علیہ السلام کی لاش اٹھا کر اپنے خیمہ کے سامنے لائے اور علی اکبر علیہ السلام کی لاش کے پہلو میں لٹا دیا۔ تو اہلِ بیت کے رونے کی آواز آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو سنائی دی۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس وقت بھی یہی ارشاد فرمایا۔ "صبرا یااھل بیتی صبرا یاابن عمومتی ،لا رایتم ھوانا بعد ذلک"

اے اہلِ بیت صبر کرو، اے چچا کی اولاد صبر کرو، اس کے بعد تمھیں کوئی ذلت اور تکلیف آنے والی نہیں۔

پانچواں واقعہ

جس وقت حسن ؓ کے صاحب زادے حضرت عبداللہ نے اپنے چچا امام حسین علیہ الصلوۃ و السلام پر دشمن کو تلوار سے حملہ کرتے ہوئے دیکھا۔ تو لپک کر انہوں نے اپنے ہاتھ سے تلوار کے وار کو روکا۔ تو ان کا داہنا ہاتھ شانہ سے کٹ کر جدا ہو گیا۔ تو حضرت امام نے اپنے خاندان کے اس نوجوان کو اپنی چھاتی سے لگایا اور فرمایا۔

"اصبر علی ما نزل بک واحتسب فی ذلک الخیر فان اللہ تعالیٰ یلحقک بابآئک الصالحین"

بھتیجے جو مصیبت اس وقت تم پر آئی ہے۔ اس پر صبر کرو اور اس پر اللہ سے ثواب کے امیدوار رہو۔ اب بہت جلد خدا تجھ کو تیرے صالح باپ دادوں کے ساتھ ملا دے گا۔

چھٹا واقعہ

حضرت امامِ حسین علیہ الصلوۃ و السلام کا صاحب زادہ حضرت علی اصغر چھ ماہ کا بچہ جب شدتِ پیاس سے تڑپنے لگا تو آپ اس

کو گود میں اٹھا کر لائےاور دشمنوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔
"تمھیں مجھ سے تو دشمنی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس معصوم بچے کے ساتھ تمھیں کیا دشمنی ہے۔ اس کو تو پانی دو، شدتِ پیاس سے دم توڑ رہا ہے۔اس کے جواب میں دشمن کی طرف سے ایک تیر آیا، جو اس بچے کے حلق میں پیوست ہو گیا۔ اور اس نے اسی جگہ جان دے دی۔ حضرت امام علیہ الصلوۃ و السلام نے اس قدر ہوش روبا سانحہ پر بھی کمال صبر و استقامت کے ساتھ کیا تو یہ کیا۔اس کے خون سے چُلو بھر کر آسمان کی طرف پھینکا، اور فرمایا،

"اللهم هون علی ما نزل بی انه لا یکون اهون علیك من فصیل"

یااللہ جو مصیبت اس وقت مجھ پر نازل ہوئی ہے ، اس کو تو آسان کر، مجھے امید ہے اس معصوم بچے کا خون حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے قتل سے تو کم نہیں ہو گا۔

ساتواں واقعہ

میدانِ کربلا کے سارے واقعات کو لکھنا اور ان میں امام علیہ الصلوۃ والسلام کا اسوہ حسنہ دکھانا تو زیادہ تفصیل کا طالب ہے اب آخر میں آپ خود حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کے وقعہ شہادت کو دیکھئے۔

کہ جب آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا جسمِ مبارک زخموں سے چُور ہو گیا۔ آپ لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے، تو اس وقت بھی فاطمہ کی گود میں پرورش پانے والے رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر سواری کرنے والے، نوجوانانِ جنت کے سردار حسین بن فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے منہ سے اگر کچھ کلمات نکلے تو یہی نکلے۔

"صبرا علی قضائك یا رب لا اله سواك"

تیرے فیصلے پر میں صابر اور راضی ہوں، اے میرے رب تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں۔

(اسوہ حسین ص 27 تا 32)